بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوتیلی ماں کا حصہ؟ والد کی موجودگی میں بہن بھائیوں کا حصہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا، ان کی سگی والدہ کا انتقال ان کی زندگی ہی میں ہوگیا تھا، ان کے ورثاء میں والد، ایک زوجہ، چار بھائی اور چار بہنیں ہیں، ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے، ان کے ورثاء میں ان کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟ ان کے والد نے پہلی زوجہ کے فوت ہونے کے بعد دوسری شادی کی تھی، وہ دوسری زوجہ زندہ ہے، مرحوم کے ترکے میں سے مرحوم کی سوتیلی والدہ کو بھی حصہ ملے گا یا نہیں؟

جواب

سائل کا بیان حقیقتِ حال کے مطابق ہونے کی صورت میں حکم شرعی یہ ہے، کہ بعد ازامور متقدمہ علی الارث (یعنی کفن دفن کے خرچے پھر میت کے ذمے جو قرض ہے، اس کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ جائے، اس میں سے ایک تہائی جائز وصیت کی ادائیگی کے بعد) میت کی کل جائیداد منقولہ (رقم، زیورات، گھریلو سامان وغیرہ) وغیر منقولہ (پلاٹ، مکان اور دکان وغیرہ) کے کل 4 حصے کیے جائیں گے، جن میں سے میت کی زوجہ کو ایک حصہ اور اس کے والد کو 3 حصے ملیں گے، جب کہ میت کی سوتیلی والدہ کو میت کے ترکے میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا، کیونکہ سوتیلی والدہ وارث نہیں ہے۔

شوہر کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں زوجہ کے حصے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو۔" (پارہ: 4 سورۃ النساء: 4 آیت: 12)

مختلف صورتوں میں والدین کے حصوں کی مقدار کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ﴿وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا، اگر میت کی اولاد ہو، پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی، پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا، بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے۔" (پارہ: 4، سورۃ النساء: 4، آیت: 11)

میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں والد کے حصے کے بارے میں شریفیہ میں ہے: "والتعصيب المحض وذلك عند عدم الولد وولد الإبن وإن سفل وذلك لقوله تعالى: ﴿فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ﴾، إذ يفهم منه أن الباقي للأب

فیکون عصبة "ترجمہ: تیسری صورت محض عصبہ کی ہے، یہ میت کا بیٹا، پوتا پڑپوتا نہ ہونے کی صورت میں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی"، کیونکہ اس سے سمجھ میں آرہا ہے کہ باقی تمام حصہ والد کے لیے ہوگا تو وہ عصبہ بنے گا۔ (شریفیہ، ص19، مکتبہ پشاور)

والد کی موجودگی میں بھائی بہنوں کے حصے کے بارے میں شریفیہ میں ہے: "وبنو الأعیان أی الأخوات لأب وأم وبنو العلات أی الإخوة والأخوات لأب کلهم یسقطون بالإبن وإبن الإبن وإن سفل وبأب وبأب الأب بالإتفاق "ترجمہ: عینی یعنی ماں اور باپ شریک بھائی اور بہن اور علاتی (باپ شریک) بھائی بہن تمام کے تمام میت کے بیٹے یا پوتے کی وجہ سے، اور باپ یا دادا کی وجہ سے بالاتفاق ساقط ہوجاتے ہیں۔ (شریفیہ، ص28، مطبوعہ پشاور)

مولانا خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "سوتیلے ماں باپ اور سوتیلی اولاد میں وراثت کے احکام جاری نہیں ہوتے۔" (فتاوی خلیلیہ، ج3، ص437، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

صورت مسئلہ اس طرح ہوگی:

مسئلہ از:4

میت									
زوجہ	والد	بھائی	بھائی	بھائی	بہن	بہن	بہن	بہن	بہن
1/4	عصبہ	محروم							
3	1								

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: PIN-7007

تاریخ اجراء: 23ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/23جولائی 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net